۶۔ سورج

ابنِ انشا

7TZYH3

پہلی بات : ہوا، پانی، غذا، لباس، مکان وغیرہ ہماری بنیادی ضرورتیں ہیں۔ قدرت نے یہ سب چیزیں عام طور پر مہیا کر رکھی ہیں۔ استعمال کے دوران ان کی قدر و قیمت محسوس نہیں ہوتی لیکن جب ہم ان میں سے کسی چیز سے محروم ہو جاتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ خدا کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ ذیل کے مضمون میں ابنِ انشا نے سورج کی اہمیت کو مزاحیہ انداز میں واضح کیا ہے۔ اس مضمون کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ اگر کسی دن سورج نہ نکلے تو انسانی زندگی کے مختلف شعبوں پر کیا اثرات پڑیں گے۔ مذہبی کتابوں میں مذکور ہے کہ قیامت کے آنے پر سورج بے نور کر دیا جائے گا۔ مصنف نے اس تصور سے اپنی موجودہ زندگی کو دیکھا ہے۔

جان پہچان : شیر محمد خان ابنِ انشا ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ طنز و مزاح نگار اور اعلیٰ پایے کے شاعر تھے۔ انھوں نے مختلف ملکوں میں سفر کے حالات اور مشاہدات کو اپنے سفرناموں میں دلکش انداز میں پیش کیا۔ ان کی تحریریں ہنسنے ہنسانے کے ساتھ غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے مضامین میں شگفتگی، بے ساختگی اور تیکھا پن ہے۔ 'اُردو کی آخری کتاب، ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں، چلتے ہو تو چین کو چلیے' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

اخبار میں ایک برطانوی سائنس داں کا بیان آیا ہے کہ سورج کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ ایک روز یک لخت اس کا چراغ گل ہو جائے گا۔ اس کا جانا ٹھہر گیا ہے، صبح گیا یا شام گیا۔

یہ خبر پڑھ کر ہماری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا کیونکہ اس امر کے باوجود کہ ہمیں سورج پر بعض اعتراض ہیں، اس کی خوبیاں اظہر من الشّمس ہیں مثلاً یہی کہ اس میں تیل پڑتا ہے نہ بجلی کا خرچ ہے، پھر بھی اچھی خاصی روشنی دیتا ہے۔ ہمارا اس پر اعتراض فقط یہ ہے کہ یہ غلط وقت پر نکلتا ہے یعنی صبح سات بجے جبکہ ہماری بھرپور نیند کا وقت ہوتا ہے۔ اگر دوپہر کو یا شام کو نکلا کرے تو کتنی اچھی بات ہو۔ لیکن کوئی نہ کوئی نقص تو ہر چیز میں ہوتا ہے حتیٰ کہ کہتے ہیں 'داغ تو سورج میں بھی ہوتا ہے۔'

سورج اگر ختم ہو گیا تو اس کے نتائج بڑے سنگین اور دور رس ہوں گے۔ عام لوگ تو اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ سب سے زیادہ زد تو دھوبیوں پر پڑے گی کیونکہ ان بیچاروں کا تو روزگار ہی کپڑے دھونا ہے۔ خیر دھو تو لیں گے، سُکھائیں گے کیسے؟ دوسری کاری ضرب ان کارخانوں اور دکانوں پر پڑے گی جو چھتریاں بناتے بیچتے ہیں۔ ٹھنڈی بوتلوں والوں کا کاروبار بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔ پھر اس کا اثر دنیا کے علاوہ دین پر بھی پڑنے کا اندیشہ ہے۔ رمضان شریف کے دنوں میں سورج بڑے کام آتا ہے۔ روزہ رکھنے میں تو خیر کوئی ایسی مشکل نہیں کیونکہ تڑکے رکھا جاتا ہے لیکن لوگ کھولا کیسے کریں گے؟ اس کے لیے تو

غروبِ آفتاب کی شرط ہے۔ ہم اپنے ایک دوست کے بارے میں بھی فکرمند ہیں۔ ان کا اُصول ہے کہ صبح صبح ستاروں کی چھاؤں میں چرند پرند کے ساتھ اُٹھ بیٹھتے ہیں اور سورج نکلنے تک سیر اور ورزش کرتے ہیں۔ نہ سورج ہو نہ نکلے۔ ظاہر ہے قیامت تک سیر کرتے رہیں گے۔ یا ڈنڈ پیل پیل کر بے حال ہوجائیں گے۔ اب تو لوگ تاریکی سے گھبرا کر سویرا ہونے کی آرزو کرتے ہیں۔ آئندہ رات کے ہونے کی تمنا کیا کریں گے کیونکہ رات میں کم از کم چاند تو ہوتا ہے۔ دن میں تو تارے تک نہیں ہوتے۔ ہوتے بھی ہیں تو ہر ایک کو نظر نہیں آتے۔ اور ہم اُردو کے محاورہ داں آئندہ کس چیز کو چراغ دِکھایا کریں گے؟

ہم ان سائنس دانوں کے ہاتھوں بہت تنگ ہیں۔ کبھی کہتے ہیں دنیا ختم ہونے والی ہے۔ سامان باندھ لو۔ تیار رہو۔ کبھی فرماتے ہیں، سورج کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ عزیزو! اب اللہ ہی اللہ ہے۔ ہمیں تو یہ ساری کارستانی برطانوی سائنسداں صاحب کی معلوم ہوتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ برطانیہ کے اقبال کا آفتاب کبھی غروب نہ ہوتا تھا لیکن پھر غروب ہونا شروع ہوا تو ہوتا ہی چلا گیا۔ اب انگریز کہتے ہیں کہ ہم تو ڈوبے ہیں میاں، تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔ یقین ہے آگے چل کر اس سلسلے میں اور نظریے بھی سامنے آئیں گے۔ امریکہ کو بین الاقوامی کمیونزم کی سازش نظر آئے گی کہ اندھیرا کر کے یہ لوگ ہم پر میزائیل پھینکنا چاہتے ہیں۔ روس امریکی سامراج کی سازش کا سراغ لگائے گا کہ اب امریکہ کے تیل کے اجارہ داروں کی بن آئے گی۔ مٹی کا تیل غریب ملکوں میں جس بھاؤ چاہیں گے، بیچیں گے۔ پیکنگ ڈیلی کا سیاسی وقائع نگار یوں بھانڈا پھوڑے گا کہ یہ امریکہ اور روس کی ملی بھگت ہے کیونکہ چین مشرق کی طرف ہے اور سورج مشرق ہی سے نکلا کرتا تھا۔

اتنا بڑا واقعہ ہوجانے پر ہر طرف ہلچل سی مچ جائے گی۔ اخبارات سورج نمبر نکالیں گے۔ ہاکر آواز لگاتے پھریں گے، ''ہوگیا...ہوگیا سورج کا ڈبا گول ہوگیا۔'' بیانوں میں ہر چیز کا خیر مقدم کرنے والے اب کے یہ بیان بھی دیں گے کہ ہم سورج کے ختم ہونے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اپوزیشن والے کہیں گے،''بالغ رائے دہندگی کو نظر انداز کرنے کا یہی نتیجہ ہونا تھا۔'' کوئی بیان دے گا کہ میں نے ۱۹۲۱ء ہی میں بتا دیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرمائیں گے کہ علامہ اقبالؔ نے مجھے ہدایت کی تھی کہ سورج کا خیال رکھنا، اسے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے لیکن اخبار والے اپنے کالم میں بتائیں گے کہ سورج کے نہ ہونے کا خوابوں کی نفسیاتی تحلیل پر کیا اثر پڑے گا۔ بڑے بڑے عالم انسائیکلو پیڈیا کے حوالے دے کر بتائیں گے کہ سورج بڑی پرانی چیز ہے۔ وہ اس کے سارے نام بھی گنائیں گے۔

ہم نے اس خبر کا صرف ضروری حصہ کالم کے شروع میں دیا ہے ورنہ خبر لمبی ہے اور اس میں بہت سی تفصیلات ہیں جن سے ہمیں یا ہمارے قارئین کو کوئی دلچسپی نہیں ہوسکتی مثلاً یہی کہ یہ حادثہ آج سے تین کروڑ سال بعد پیش آئے گا اگر آیا تو...

معانی واشارات

میعاد	مدت	Period
چراغ گل ہونا	چراغ بجھنا	Put the light off
امر	بات	Issue
اظہر من الشّمس	سورج کی طرح روشن/ ظاہر	Obvious, self-evident
نتائج	نتیجہ کی جمع	Results
دوررس	دور تک پہنچنے والا	Far-reaching, farseeing
زد پڑنا	مار پڑنا	To be stroken, to be affected
کاری ضرب	سخت مار	Hard stroke
کارستانی	شرارت	Mischief
سامراج	شاہی حکومت	Empire
سراغ	پتا	Sign
اجارہ دار	تجارت کا اکیلا مالک	Autonomous
بن آنا	بھلا ہونا	Succeed
وقائع نگار	رپورٹر	Reporter
خیرمقدم	استقبال	Welcome
بالغ رائے دہندگی	بالغ ہونے پر ووٹ دینا	Voting
نفسیاتی تحلیل	ذہنی حالت کا تجزیہ	Psychological analysis

مشقی سرگرمیاں

سبق کا مطالعہ کرکے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

✧ 'جان پہچان' کی مدد سے رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

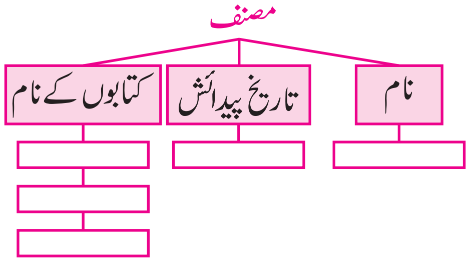

✧ آپ کے مطابق زندگی کی بنیادی ضرورتوں کے لحاظ سے ذیل کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

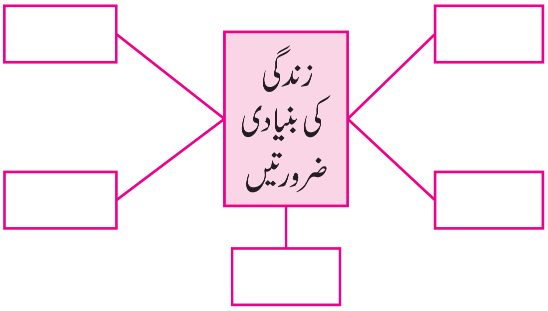

✧ مصنف کے مطابق سورج نکلنے کا صحیح وقت لکھیے۔

✧ سبق کے حوالے سے سورج کی خوبیاں تحریر کیجیے۔

✧ سورج کے ختم ہوجانے کا سب سے زیادہ اثر جن پر پڑسکتا ہے ان کے نام اور پیشے لکھیے۔

✧ سورج کے ختم ہوجانے پر رمضان شریف کے بارے میں مصنف کے اندیشے کو تحریر کیجیے۔

✧ سورج کے ختم ہوجانے پر صبح سویرے اُٹھنے اور ورزش کرنے والے دوست کا حال اپنے لفظوں میں لکھیے۔

✧ مصنف کے مطابق برطانوی سائنس داں کی کارستانی قلم بند کیجیے۔

✧ چین کا امریکہ اور روس کی ملی بھگت کے الزام کا سبب لکھیے۔

✧ سبق سے چار متضاد الفاظ کی جوڑیاں تلاش کرکے لکھیے۔

✧ درج ذیل کے لیے ایک لفظ لکھیے۔

۱۔ سورج کا نکلنا ←

۲۔ سورج کا ڈوبنا ←

۳۔ سورج کی طرح روشن ←

۴۔ سورج کے نکلنے کی سمت ←

۵۔ سورج کے غروب ہونے کی سمت ←

۶۔ کپڑے دھونے والا ←

۷۔ سائنسی ایجاد کرنے والا ←

✧ سبق کے حوالے سے درج ذیل الفاظ کے فعل لکھیے۔

۱۔ اخبارات	۲۔ ہاکرس
۳۔ بیان کرنے والے	۴۔ سیاست داں

✧ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔

۱۔ خیر دھو تو لیں گے، سکھائیں گے کیسے؟
(جملے کی قسم پہچانیے)

۲۔ عزیزو! اب اللہ ہی اللہ ہے۔ (علامتِ وقف پہچانیے)

۳۔ چین مشرق کی طرف ہے۔
(خط کشیدہ لفظ اسم ہے۔ اس کی قسم بتائیے)

۴۔ علامہ اقبال نے مجھے ہدایت کی تھی۔
(ایسا سوال بنائیے جس کا جواب خط کشیدہ الفاظ ہوں)

✧ درج ذیل الفاظ کے ہم معنی لفظ لکھیے۔

آفتاب ، چاند

✧ ذیل کے جملوں سے مفرد، مرکب اور مخلوط جملے منتخب کرکے نقل کیجیے۔

۱۔ یہ خبر پڑھ کر ہماری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

۲۔ عام لوگ تو اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

۳۔ بالغ رائے دہندگی کو نظر انداز کرنے کا یہی نتیجہ ہونا تھا۔

۴۔ علامہ اقبال نے مجھے ہدایت کی تھی کہ سورج کا خیال رکھنا۔

۵۔ اس میں بہت سی تفصیلات ہیں جن سے ہمیں یا ہمارے قارئین کو کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔

✧ روشنی اور اندھیرے سے متعلق محاورے تلاش کرکے لکھیے۔

✧ ’’ہم تو ڈوبے ہیں میاں تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔‘‘ اِس بیان سے ذہن میں آنے والا شعر لکھیے۔

اضافی مطالعہ

آغا خان پیلس

آغا خان پیلس شہر پونہ کی ایک اہم تاریخی عمارت ہے۔ اسے سلطان محمد شاہ آغا خان ثالث نے ۱۸۹۲ء میں تعمیر کروایا تھا۔ تاریخِ ہند میں اسے خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ قحط کے زمانے میں سلطان محمد شاہ نے آس پاس کے علاقوں کے غریبوں اور قحط سے متاثر ہونے والوں کی مدد کے لیے اسے وقف کردیا تھا۔ یہ بڑی خوب صورت اور پر شکوہ عمارت ہے۔ جنگِ آزادی کے زمانے میں مہاتما گاندھی، ان کی اہلیہ کستوربا اور سروجنی نائیڈو کو اسی محل میں قید رکھا گیا تھا۔ یہیں کستوربا گاندھی کا انتقال ہوا۔ ان کی سمادھی وہیں ہے۔

۲۰۰۳ء میں محکمۂ آثارِ قدیمہ نے اسے ہندوستان کی تاریخی عمارتوں میں شامل کرلیا۔

احمد نگر کا قلعہ

احمد نگر کا قلعہ بھینگر ندی کے کنارے احمد نگر میں واقع ہے۔ ۱۴۹۰ء میں احمد نگر شہر کے مشرق میں اسے تعمیر کیا گیا۔ اس گول قلعے کی دیواریں ۱۸ / میٹر اونچی ہیں۔ دشمنوں سے حفاظت کے لیے اس قلعے کے گرد ایک خندق بھی کھودی گئی تھی۔

جنگِ آزادی کے دوران پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کو اسی قلعے میں قید رکھا گیا تھا۔ یہ قلعہ احمد نگر کے سلطان کی قیام گاہ تھا۔ ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے مراٹھوں سے جنگ کے بعد اس قلعے پر قبضہ کرلیا تھا۔